خطبہ جمعہ

بتاریخ 15 ربیع الاول 1448ھ- مطابق 2026/8/28م

حِفْظُ النِّعَمِ

نعمتوں کی حفاظت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَصَفِيُّهُ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلِيلُهُ، أَدَّى الأَمَانَةَ، وَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ، وَجَاهَدَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، حَتَّى أَتَاهُ اليَقِينُ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيرًا؛ {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران: 102].

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

اے اللہ کے بندو! بے شک ہم پر اللہ کی نعمتیں بہت زیادہ ہیں، اور اس کے احسانات اتنے بے شمار ہیں کہ ان کا کوئی حساب نہیں۔ اس نے ہمیں کتنی ہی بھلائیاں عطا کی ہیں، کتنے ہی احسانات سے نوازا ہے، کتنی ہی مصیبتوں کو ہم سے ٹالا ہے، اور کتنی ہی آفتوں اور عذابوں کو ہم سے دور رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ} [إبراهيم: 34] "اور اس نے تمہیں وہ سب کچھ دیا جو تم نے اس سے مانگا، اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان بڑا ظالم (اور) ناشکرا ہے۔"

انسان کی یہ بہت بڑی کمزوری ہے کہ نعمت جب تک ہاتھ سے نکل نہ جائے، اسے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ ایمان اور امن نعمت ہے، صحت اور اہل و عیال نعمت ہے، پانی اور بجلی نعمت ہے، بلکہ آپ کے سینے میں چلنے والا ہر سانس اللہ عزوجل کی طرف سے ایک نعمت ہے۔

اے مومنو! بے شک نعمتوں کی حفاظت شرعی اسباب کے ذریعے ہوتی ہے جن کی کتاب و سنت نے رہنمائی فرمائی ہے۔ ان اسباب میں سے ایک: گناہوں سے دوری ہے، کیونکہ گناہ نعمتوں کے زوال کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ } [الأنفال: 53] "یہ اس لیے ہے کہ اللہ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم پر انعام کی ہو، بدلا نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدل دیں، اور بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔"

اور جبیر بن نفیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: "جب قبرص فتح ہوا تو اس کے رہنے والوں کو الگ الگ کر دیا گیا، وہ ایک دوسرے کے فراق میں رونے لگے۔ میں نے حضرت ابو الدرداء کو اکیلے بیٹھے روتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، مَا يُبْكِيكَ فِي يَوْمٍ أَعَزَّ اللَّهُ فِيهِ الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ؟ اے ابو الدرداء! آپ اس دن کیوں رو رہے ہیں جس دن اللہ تعالی نے اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وَيْحَكَ يَا جُبَيْرُ! مَا أَهْوَنَ الْخَلْقَ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ تَرَكُوا أَمْرَهُ، بَيْنَا هِيَ أُمَّةٌ قَاهِرَةٌ ظَاهِرَةٌ، لَهُمُ الْمُلْكُ، تَرَكُوا أَمْرَ اللَّهِ، فَصَارُوا إِلَى مَا تَرَى تیری ماں تجھے روئے اے جبیر! اللہ کے نزدیک مخلوق کتنی بے قدر ہو جاتی ہے جب وہ اس کا حکم چھوڑ دیتی ہے! کل یہ ایک غالب اور فاتح قوم تھی، جن کے پاس بادشاہی تھی، مگر انہوں نے اللہ کا حکم چھوڑ دیا تو اس حالت کو پہنچ گئے جو تم دیکھ رہے ہو۔"

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَا نَزَلَ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ، وَلَا رُفِعَ إِلَّا بِتَوْبَةٍ "کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر گناہ کی وجہ سے، اور نہ ہی کوئی مصیبت اٹھائی جاتی ہے مگر توبہ کے ذریعے۔"

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: وَمِنْ عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِي زَوَالُ النِّعَمِ، وَحُلُولُ النِّقَمِ "اور نافرمانیوں کی سزاؤں میں سے نعمتوں کا زوال اور عذابوں کا نازل ہونا ہے۔"

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو وسعت اور فراخی میں زندگی بسر کر رہے تھے، لیکن جب انہوں نے اطاعت کو نافرمانی سے اور امن کو فساد سے بدل دیا، تو ان کے حالات بدل گئے اور ان کی نعمتیں چھین لی گئیں۔

إِذَا كُنْتَ فِي نِعْمَةٍ فَارْعَهَا فَإِنَّ الذُّنُوبَ تُزِيلُ النِّعَمْ
وَحُطْهَا بِطَاعَةِ رَبِّ الْعِبَادِ فَرَبُّ الْعِبَادِ سَرِيعُ النِّقَمْ

"اگر تو کسی نعمت میں ہے تو اس کی نگرانی کر... کیونکہ گناہ نعمتوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ اور رب العباد کی اطاعت کے ذریعے اسے محفوظ رکھ... کیونکہ رب العباد سزائیں دینے میں بہت تیز ہے۔"

نعمتوں کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے، کیونکہ شکر ہی نعمتوں کا محافظ اور عذابوں کو دور کرنے والا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالی نے ارشاد فرمایا: {وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ} [إبراهيم: 7] "اور جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم ناشکری کروگے تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔"

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: قَيِّدُوا نِعَمَ اللَّهِ بِالشُّكْرِ "اللہ کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ قید کرو۔" اور بعض سلف فرمایا کرتے تھے: الشُّكْرُ قَيْدُ الْمَوْجُودِ، وَصَيْدُ الْمَفْقُودِ "شکر موجود نعمت کی بیڑی ہے، اور گمشدہ نعمت کا شکار ہے۔"

اور شکر یہ ہے کہ دل سے نعمتوں کا اعتراف کریں، زبان سے ثناء و تعریف کریں، اور نعمت کو رحمان کی اطاعت میں استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: { اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا } [سبأ: 13]

"اے آلِ داؤد! شکر کے طور پر عمل کرو۔"

اے بابرکت لوگو! نعمتوں کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک سبب: نعمتوں کے استعمال میں اعتدال اور توازن اختیار کرنا اور اسراف کو ترک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ } [الأعراف: 31]

"اے بنی آدم! جب بھی کسی مسجد میں جاؤ تو آراستہ ہو کر جاؤ اور کھاؤ، پیو لیکن اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: { وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا (26) إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا } [الإسراء: 26، 27] "اور رشتہ دار کو اس کا حق دو، اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق ادا کرو، اور فضول خرچی نہ کرو۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے۔"

آج کتنے ہی پانی ضائع کیے جاتے ہیں! کتنی ہی روشنیاں بغیر ضرورت کے جلائی جاتی ہیں! اور کتنے ہی کھانے کوڑے دان میں پھینکے جاتے ہیں! اگر لوگ یہ احساس کر لیں کہ یہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں

ان سے بازپرس کی جائے گی، تو وہ ان کا استعمال بہت اچھے طریقے سے کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ} [التكاثر: 8] "پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ» [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ] "قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے، جب تک اس کی عمر کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے کہ اسے کس چیز میں فنا کیا، اس کے علم کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے کہ اس سے کیا کیا، اس کے مال کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں نہ پوچھ لیا جائے کہ اسے کہاں کھپایا۔" [اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے]۔

نعمتوں کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک سبب: نعمتوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ اور صدقات ادا کرنے سے مال کی نعمت ہمیشہ محفوظ رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [التوبة: 103] "(اے نبی ! ﷺ) آپ ان کے اموال سے صدقہ وصول کیجئے اور اس صدقہ کے ذریعہ ان (کے اموال) کو پاک کیجئے اور ان (کے نفوس) کا تزکیہ کیجئے، پھر ان کے لیے دعا بھی کیجئے۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے تسکین کا باعث ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ» [رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔" [یہ حدیث حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جسے امام ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

اور علم کی نعمت اس کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے سے محفوظ رہتی ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً...» [رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ]. "میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو..." [اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے]۔

اور مرتبے یا اثر ورسوخ کی نعمت لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے سے محفوظ رہتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ» [رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَصَحَّحَهُ الْأَلْبَانِيُّ] "اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔" [اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

ہر نعمت کا کوئی نہ کوئی حق ہوتا ہے، جو انسان اس حق کو ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس نعمت کی حفاظت فرماتا ہے۔

بَارَكَ اللهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِمَا فِيهِ مِنَ الآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ وَتُوبُوا إِلَيْهِ؛ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى تَوْفِيقِهِ وَامْتِنَانِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الدَّاعِي إِلَى رِضْوَانِهِ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ سَارَ عَلَى مِنْوَالِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.
أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ -عِبَادَ اللَّهِ- حَقَّ التَّقْوَى، وَرَاقِبُوهُ فِي السِّرِّ وَالنَّجْوَى، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.

اے مسلمانو! یاد رکھیں کہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری سے نعمتیں چھن جاتی ہیں، اور انسان بدبختی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: { وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ} [النحل: 112] "اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے۔ جو امن و چین سے رہتی تھی اور ہر طرف سے اس کا رزق اسے بفراغت پہنچ رہا تھا۔ پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے ان کے کرتوتوں کا مزا یہ چکھایا کہ ان پر بھوک اور خوف (کا عذاب) مسلط کر دیا۔"

اللہ تعالیٰ نے دو عظیم ترین نعمتوں یعنی 'امن' اور 'رزق' کو یکجا بیان فرمایا، پھر یہ واضح کیا کہ نعمتوں کی ناشکری ہی ان دونوں کے زوال کا سبب بنتی ہے۔ جب قارون نے نعمت کی نسبت اپنی ذات کی طرف کرتے ہوئے کہا: {قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِي} [القصص: 78] "یہ تو مجھے میرے اپنے علم کی بنا پر دیا گیا ہے۔" تو اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا؛ تاکہ وہ ہر اس شخص کے لیے نشانِ عبرت بن جائے جو منعم حقیقی کو فراموش کر کے نعمتوں میں مگن ہو جاتا ہے۔

اے مسلمانو! بے شک ان عظیم ترین امور میں سے جن پر ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کرنی چاہیے، ایک یہ ہے کہ: نعمتوں کی قدر و تعظیم کی جائے اور انہیں ضائع ہونے اور بے جا استعمال سے محفوظ رکھا جائے۔ چنانچہ کھانوں کو کوڑے دان میں نہ پھینکا جائے، پانی اور بجلی میں ہرگز اسراف نہ کیا جائے، اور اموال کو ان کاموں میں ضائع نہ کیا جائے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں۔ کیونکہ یہ تمام نعمتیں وہ امانتیں ہیں جن کی نگہبانی اللہ نے

ہمارے ذمے لگائی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ] "بے شک اللہ بندے سے اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے، یا ایک گھونٹ پیئے تو اس پر اللہ کی حمد وثنا کرے۔" [اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے]۔

لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم شکر گزاری اور حسنِ استعمال سے اللہ کی نعمتوں کی حفاظت کریں، کیونکہ اسی عمل سے نعمتیں ہمیشہ قائم رہتی ہیں اور ان میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِينَ، اللَّهُمَّ احْفَظِ الْكُوَيْتَ وَأَهْلَهَا مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَمَكْرُوهٍ، وَاجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا مُطْمَئِنًّا وَسَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ احْفَظْ إِخْوَتَنَا الْمُرَابِطِينَ وَجَمِيعَ الْقَائِمِينَ عَلَى أَمْنِ الْبِلَادِ، وَثَبِّتِ الْأَرْضَ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَمِيرَنَا وَوَلِيَّ عَهْدِهِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، وَخُذْ بِنَوَاصِيهِمَا لِلْبِرِّ وَالتَّقْوَى، وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اے اللہ ! ایمان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے اور اسے ہمارے دلوں میں سجا دے۔ کفر، نافرمانی اور گناہوں سے ہمیں نفرت عطا فرما، اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل فرما۔ اے اللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرما، اور شرک و مشرکوں کو ذلیل و رسوا کر دے۔ اے اللہ ! کویت اور یہاں رہنے والوں کو ہر آفت اور برائی سے محفوظ رکھ، اور اس ملک سمیت تمام اسلامی ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دے۔ اے اللہ ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے جوانوں اور ملکی سلامتی پر مامور تمام اہلکاروں کی حفاظت فرما، اور انہیں ثابت قدم رکھ۔ اے اللہ ! ہمارے امیر اور ان کے ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہوتا ہے، اور نیکی اور پرہیزگاری کے راستے پر ان کی مکمل رہنمائی فرما۔

اور ہماری آخری بات یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی